اجتماعات کے موقع پر ظاہر و باطنی پاکیزگی کے متعلق اسلام کی خصوصی تاکید

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۹؍نومبر ۱۹۷۶ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ)

تشہد و تعوّذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے فرمایا:-

گذشتہ جمعہ سے چند دن قبل انفلوئنزا کا بڑا سخت حملہ ہوا اب اللہ تعالیٰ نے فضل کیا اور اُس نے صحت دی ہے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ۔ بیماری کی وجہ سے میں گذشتہ جمعہ کی نماز نہیں پڑھا سکا اور بعض ضروری باتیں جو میں نے جلسہ سالانہ کے متعلق آپ سے کرنی تھیں نہ کر سکا۔ ایک ہفتے کی تاخیر کے بعد آج وہ باتیں کروں گا۔

ہمارے اسلامی اجتماعات کے متعلق اللہ تعالیٰ کا یہ حکم ہے کہ ایسے مواقع پر طہارتِ ظاہری اور باطنی کا خاص طور پر خیال رکھا جائے یعنی اندرونی اور بیرونی پاکیزگی کی طرف توجہ کی جائے۔ جہاں تک اندرونی روحانی پاکیزگی کا سوال ہے اس کے بغیر تو زندگی کا کوئی لطف ہی نہیں کیونکہ روحانی پاکیزگی کے بغیر اللہ تعالیٰ سے قرب کا وہ تعلق پیدا نہیں ہو سکتا جس کے لئے انسان کو پیدا کیا گیا ہے اور جس کے نتیجہ میں اُسے اللہ تعالیٰ کی طرف سے بے انتہا نعمتیں عطا ہوتی ہیں اور جس کے نتیجہ میں انسان اِس دُنیا میں امن اور خوشحالی کی زندگی گزارتا ہے۔

اِس زمانہ میں جب ہم دُنیا پر نگاہ ڈالتے ہیں تو ہمارے دل میں یہ احساس پیدا ہوتا ہے کہ کس قدر بدقسمتی ہے انسان کی کہ وہ خدا سے دور ہو گیا ہے اور باوجود دُنیوی آسائشوں کے قلبی راحت سے وہ محروم ہو گیا ہے۔ اس وقت یہ سمجھا جاتا ہے کہ دُنیوی تہذیب اپنے عروج پر

ہے امریکہ ہے، انگلستان اور یورپ کے دوسرے ممالک ہیں، ان کے علاوہ بھی کئی دوسرے ملک ہیں جن کے متعلق خیال کیا جاتا ہے کہ وہ بہت ہی مہذب ہیں۔ اُن کی تہذیب اپنے عروج تک پہنچ گئی ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ نہ اُنہیں روحانی اور قلبی طور پر سکون حاصل ہے اور نہ اُن کا معاشرہ امن اور سکون کی ضمانت دیتا ہے۔

اب اِس وقت اس مہذب دُنیا میں جو سب سے مہذب جگہ یا شہر تصور میں آسکتا ہے وہ تو وہی جگہ ہوسکتی ہے جہاں دُنیا کی اقوام نے اپنا اڈہ بنایا یعنی U.N.O (اقوامِ متحدہ) جس شہر میں قائم ہے نیویارک اس کا نام ہے اور وہ امریکہ میں ہے۔ اِس دفعہ جب مَیں وہاں دَورے پر گیا تو وہاں کے ہمارے مبلغ انچارج کہنے لگے کہ جس جگہ (کسی زمانہ میں وہ جگہ بڑی اچھی تھی) ہمارا مشن ہاؤس ہے اور جہاں نمازیں پڑھی جاتی ہیں جب شہر بڑھا اور حالات بدلے تو اب اس کا یہ حال ہے کہ وہ ہنس کر کہنے لگے کہ جب مَیں یہاں آیا تو احمدیوں نے مجھے کہا کہ دیکھنا سورج غروب ہونے کے بعد اس مشن ہاؤس سے باہر نہ نکلنا۔ اگر باہر ہوں تو سورج غروب ہونے سے پہلے پہلے واپس آجانا کیونکہ کچھ پتہ نہیں کہ راستے میں تمہیں پکڑ لیا جائے اور تمہارے پیسے چھین لئے جائیں، گھڑی اُتار لی جائے یا زدوکوب کیا جائے۔

غرض اس مہذب دُنیا میں جرائم اِس کثرت سے پیدا ہو چکے ہیں کہ ایک انسان جو خدا تعالیٰ پر ایمان لاتا اور یقین رکھتا ہے کہ خدا تعالیٰ کے قرب کے بغیر حقیقی راحت اور سکون مل ہی نہیں سکتا، وہ اس نتیجہ پر پہنچتا ہے کہ یہ لوگ خدا سے دُور ہو گئے اور اُنہوں نے اپنی تمام حقیقی راحتیں اور تمام سچے سکون عارضی خوشیوں پر قربان کر دیئے ہیں۔ جرائم کی کثرت نے اندرونی طور پر ان قوموں کا جو مہذب ترین اقوام کہلاتی ہیں سکون برباد کر دیا ہے۔ مجھے یاد آیا کسی یورپین ملک کے ایک بہت بڑے افسر جو اپنی فرم کی طرف سے ہمارے ہاں ٹھیکوں (Contracts) پر کام کرنے کے سلسلہ میں یہاں آئے ہوئے تھے اُنہوں نے ہزاروں روپیہ دے کر السیشن (Alsation) کُتا خریدا جو پہرے کا کُتا ہے۔ کسی دوست نے اُن سے کہا کہ آپ کو اس کی کیا ضرورت ہے۔ آپ تو یہاں سے اپنے ملک (یورپ) واپس جا رہے ہیں اور وہ تو بڑی مہذب دُنیا ہے اس لئے آپ کو پہرے کے لئے اس قسم کا کُتا خریدنے اور اس پر اتنا خرچ

کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ وہ کہنے لگا جتنا میں نے اس کی خرید پر خرچ کیا ہے اُس سے آٹھ دس گنا زیادہ میں اس کی ٹریننگ اور تربیت پر خرچ کروں گا کیونکہ اس قسم کے خطرناک ڈراؤنے کُتّوں کے بغیر ہم لوگ اپنے گھروں میں بھی خود کو محفوظ نہیں سمجھتے۔

پس اندرونی طور پر ان مہذب ممالک کا یہ حال ہے کہ کوئی سکون نہیں کوئی حقیقی راحت نہیں۔ بعض دفعہ مرد گھروں میں نہیں ہوتا دروازہ کھٹکھٹایا جاتا ہے اور اگر مالکہ مکان دروازہ کھول دے تو اس کی عزت بھی اور جان بھی چلی جاتی ہے۔ اس قسم کے خطرہ کے لئے اب اُنہوں نے دروازوں میں ایسے چھوٹے چھوٹے سوراخ بنا دیئے ہیں جو باہر سے نظر نہیں آتے ان سوراخوں کے ذریعہ دروازہ کھولنے سے پہلے باہر جھانک کر دیکھ لیا جاتا ہے کہ کس قسم کا آدمی ہے۔ واقف بھی ہے یا نہیں۔ بہرحال یہ جو مہذب دُنیا کہلاتی ہے اپنے پیدا کرنے والے ربّ کریم سے دوری کے نتیجہ میں اُن کا امن اور سکون برباد ہو چکا ہے اور یہ تو منفی پہلو ہے جو مثبت پہلو ہے اور جس سے وہ بدقسمتی سے محروم ہو گئے ہیں وہ اللہ تعالیٰ سے پیار کے جلووں کے نتیجہ میں انسان جو سکھ اور چین حاصل کرتا ہے اُس سے محرومی ہے۔ اُن کو یہ تو پتہ ہے کہ ''حرام'' کے کھانے میں یا شراب کے پینے میں عارضی اور لغو قسم کی لذّت ہے لیکن وہ یہ نہیں جانتے کہ اللہ تعالیٰ کے پیار میں انسان کس قدر سرور حاصل کر سکتا ہے اور اس کے اوپر ساری دُنیا کی لذّتیں قربان کی جا سکتی ہیں۔ غرض منفی پہلو سے جرائم کی کثرت نے اُن کے امن کو برباد کیا اور مثبت پہلو کے لحاظ سے اُنہوں نے اپنے آپ کو سچی راحت اور حقیقی خوشیوں سے محروم کر لیا۔

انسانی زندگی پر بعض دفعہ ایسے اوقات آتے ہیں کہ وہ لوگ بھی جن کا ماحول بحیثیتِ مجموعی اس کوشش میں ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے پیار کو حاصل کرنے والا ہو اُن کی ذمّہ داریاں بڑھ جاتی ہیں اور ذمّہ داریوں کے بڑھ جانے کی وجہ سے یہ خطرہ بھی بڑھ جاتا ہے کہ شیطانی وساوس اُن کو اللہ تعالیٰ سے دُور نہ لے جائیں اور وہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا موجب نہ بن جائیں۔ جیسا کہ میں نے شروع میں بتایا ہے اِسی لئے اسلامی اجتماعات میں باطنی طہارت پر بڑا زور دیا گیا ہے۔ باطنی طہارت اور پاکیزگی کیا ہے یہی کہ ہمارا جو پاک رب ہے انسان کو اس کا پیار حاصل ہو اور اللہ تعالیٰ کا پیار اس کے لئے راحت اور سکون کا موجب بن جائے۔ باطنی طہارت کے لئے انسان کو بڑی

دعائیں کرنی پڑتی ہیں ورنہ قُلۡ مَا یَعۡبَؤُا بِکُمۡ رَبِّیۡ لَوۡلَا دُعَآؤُکُمۡ (الفرقان: ۷۸) کا اعلان قرآن کریم کر چکا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ذات غنی ہے اس کو انسان کی کیا حاجت ہے۔ انسان ہی کو ضرورت ہے کہ وہ خدا کے حضور عاجزانہ طور پر جھکے اور تضرّع کے ساتھ دعا کرے تا کہ اُس کی رضا انسان کو مل جائے۔ اگر خدا کی رضا مل جائے تو گویا سب کچھ مل گیا کیونکہ اجتماعات کے موقع پر شیطان حملے کا خطرہ بڑھ جاتا ہے اس لئے ہمیں یہ کہا گیا کہ دعائیں کرو خدا تعالیٰ تمہارے لئے طہارتِ باطنی کے سامان بھی پیدا کرے گا۔

ایسے موقع پر جب کہ بہت سے دوست اکٹھے ہو جاتے ہیں جیسا کہ ہمارے جلسہ سالانہ پر اکٹھے ہوتے ہیں طہارتِ ظاہری یعنی ظاہری پاکیزگی کی طرف بھی بہت توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ مجھے افسوس ہے کہ اہلِ ربوہ کو اِس طرف توجہ نہیں رہی شاید اس لئے کہ لمبا عرصہ ہو گیا۔ ہے۔ میں نے اہلِ ربوہ کو صفائی کی طرف توجہ نہیں دلائی۔ اب دَورے سے واپس آنے کے بعد بہت سے دوستوں نے مجھے یہ بتانا شروع کیا ہے کہ اِس طرف توجہ بہت کم ہو گئی ہے اور ہمارا یہ کافی صاف ستھرا شہر تھا، بالکل ہمارے آئیڈیل کے مطابق تو نہیں ہوا تھا وہ تو انسان کوشش کرتا رہتا ہے لیکن کافی صاف ستھرا شہر تھا مگر اب اتنا ستھرا نہیں رہا جتنا عام حالات میں بھی ہوتا ہے لیکن جلسہ کے ایّام میں تو صفائی نمایاں طور پر نظر آنی چاہیئے مثلاً بعض لوگ دیواروں پر لکھ دیتے ہیں۔ مجھے تو یہ دیکھ کر بچپن سے غصہ چڑھا کرتا تھا کہ لوگ دیواروں کے اوپر اپنے اشتہار کیوں لکھ دیتے ہیں مگر اُس وقت اُس عمر میں تو میں زبان سے بھی نصیحت نہیں کر سکتا تھا۔ یہاں کا تو مجھے علم نہیں میری نظر سے نہیں گزرا واللہ اعلم لیکن لاہور وغیرہ میں تو بعض نہایت فحش قسم کے اشتہارات بھی دیواروں پر لکھے نظر آ جاتے ہیں۔ دیواریں اشتہار لکھنے کی جگہ تو نہیں۔ اوّل تو یہ بھی مجھے شبہ ہے کہ بغیر مالک کی اجازت کے لوگ یہ کام کر جاتے ہیں۔ دوسرے کی چیز میں دخل اندازی کرنا یہ ویسے ہی بری بات ہے۔ دوسرے کے گھر کی دیوار پر ایک داغ لگانا یہ ویسے ہی نامناسب ہے اور طہارتِ باطنی کے بھی خلاف ہے اور ظاہری طور پر بھی دیواریں گندی ہو جاتی ہیں۔ پھر بعض ایسی چیزیں ہیں کہ جن کا تقدس اور احترام مطالبہ کرتا ہے کہ اس طرح دیواروں پر ان کلمات کو نہ لکھا جائے۔ صرف جوش میں آ کر اور اپنا شوق پورا کرنے کے لئے تو ایسی باتیں

نہیں ہونی چاہئیں یہ ویسے بھی بُرا لگتا ہے۔ لکھنے والے بعض دفعہ خوشخط بھی نہیں ہوتے اُوٹ پٹانگ لکیریں ڈالی ہوئی ہوتی ہیں۔ ایک چیز مضمون کے لحاظ سے کتنی اچھی کیوں نہ ہو نظر کو بھی اچھی لگنی چاہیئے۔ اسی طرح سڑکیں بھی صاف ہونی چاہئیں۔ مجھے بتایا گیا ہے کہ چونکہ ابھی مکانوں کے بعض پلاٹس ایسے ہیں جن پر تعمیر نہیں ہوئی وہاں گند پھینک دیا جاتا ہے اور کوئی اس گند کو سنبھالنے والا نہیں۔ جو لوگ اس قسم کے کوڑا کرکٹ کو بیچ کر پیسے کماتے ہیں یعنی ربوہ کی ٹاؤن کمیٹی، اس کا کام ہے کہ جہاں وہ اس سے فائدہ حاصل کر رہی ہے وہاں وہ لوگوں کو تکلیف سے محفوظ کرنے کا بھی کوئی سامان پیدا کرے۔ بہرحال یہ تو اُن کا کام ہے میں تو آپ سے باتیں کر رہا ہوں۔

ربوہ کے سارے لوگ کوشش کریں جلسہ میں تھوڑے دن رہ گئے ہیں۔ میں نے بتایا ہے ایک ہفتہ تو میں اپنی بیماری کی وجہ سے آپ کو توجہ نہیں دلا سکا۔ پچھلے جمعہ کے روز میں یہاں نہیں آسکا اس لئے اب میں یہ تو نہیں کہتا کہ ربوہ کو ایک سرے سے دوسرے سرے تک دُلہن کی طرح سجا دو لیکن میں یہ کہوں گا کہ جس طرح عید والے دن اور جس طرح جمعہ والے دن کہا گیا ہے کہ صاف ستھرے کپڑے پہن کر اور ہو سکے تو خوشبو لگا کر مسجدوں میں آؤ یا عیدگاہ میں پہنچو اُس طرح ربوہ کی شکل بنا دو۔ سارے ربوہ کو تو عطر لگانا مشکل ہے مگر سارے ربوہ سے بدبو کو دور کرنا نسبتاً آسان ہے، تم اتنا ہی کرو۔ بہرحال سارا ربوہ صفائی میں لگ جائے۔ دوست وقارِ عمل کریں یہاں تک کہ پوری صفائی ہو جائے۔

مجھے یہ بھی بتایا گیا ہے اور یہ سُن کر مجھے دُکھ ہوا ہے کہ جو ہمارے اپنے مرکزی ادارے ہیں مثلاً صدر انجمن احمدیہ کے دفاتر ہیں یا تحریک جدید ہے یا وقفِ جدید ہے یا انصار اور خدام کے دفاتر ہیں یا ہسپتال ہے وغیرہ وغیرہ ان میں سے بعض میں بھی گند نظر آتا ہے اور پوری صفائی نظر نہیں آتی۔ ان کو تو چاہیئے کہ یا تو وہ خود صفائی کریں، نہیں تو پھر میں اپنے چند دوستوں کے ساتھ وہاں آجاؤں گا اور ہم صفائی کریں گے۔ صفائی تو بہرحال ہونی چاہیئے کیونکہ طہارت باطنی اور طہارتِ ظاہری یعنی ظاہری پاکیزگی ہر دو کے متعلق اسلام نے اجتماعات کے موقع پر خاص طور پر تاکید کی ہے۔ ویسے تو ایک مومن مسلم کی زندگی اس پاکیزگی اور طہارت کے بغیر تو زندگی

ہی نہیں۔ یہ درست ہے کہ خدا تعالیٰ نے یہ تو کہا لَا تُزَكُّوْٓا اَنْفُسَكُمْ (النجم: ۳۳) کہ جہاں تک اس پاکیزگی کا سوال ہے روحانی اور باطنی پاکیزگی کا خود شیخی میں آکر دعویٰ نہ کیا کرو لیکن ساتھ ہی یہ بھی کہا هُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقٰى (النجم: ۳۳) کہ خدا تعالیٰ تو جانتا ہے کہ اس کی نگاہ میں متقی اور پرہیزگار کون ہے اور جو چیز خدا جانتا ہے وہ خدا ہی سے مانگنی چاہیئے خدا سے دعا کرنی چاہیئے کہ اے خدا! تو ایسے کام کی ہمیں توفیق عطا کر کہ تیری نگاہ میں ہم متقی ٹھہریں اور پاکیزہ قرار دیئے جائیں اور تیرا معاملہ ہم سے اُس قسم کا ہو جیسا کہ تیرا معاملہ اپنے پاک مقدسین سے ہوا کرتا ہے۔ بغیر دعا کے اور بغیر حسن عمل کے یہ چیز نہیں مل سکتی۔ محض دُعا جس کے پیچھے کوشش اور تدبیر نہ ہو وہ بھی بے معنی ہے اور کوشش اور تدبیر ہو اور دعا نہ ہو اور انسان سمجھے کہ مَیں اپنی ہی طاقت کے ساتھ خدا تعالیٰ کی قدرت کو حاصل کر سکتا ہوں اس سے زیادہ احمقانہ کوئی تخیل نہیں ہوسکتا۔ اپنے زور اور طاقت سے خدا سے وہی کچھ حاصل کرنے کی کوشش کر سکتا ہے جو نعوذ باللہ کوئی دماغ پھرا یہ سمجھے کہ وہ خدا سے زیادہ طاقتور ہے۔ اپنے سے زیادہ طاقتور انسان سے بھی تم زبردستی کوئی چیز حاصل نہیں کر سکتے تو خدا تعالیٰ سے کیسے کر سکتے ہو اس کے لئے تو اسی سے مانگنا پڑے گا۔ اسی کے سامنے جھکنا پڑے گا۔ اس کے بغیر خدا کا پیار اور اس کی رضا حاصل نہیں ہوسکتی اور خدا تعالیٰ نے کہا ہے کہ ظاہری صفائی بھی کرو اس لئے ظاہری صفائی کی طرف بھی خاص طور پر توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

میں نے کہا ہے کہ ربوہ کی ظاہری صفائی کرو۔ ربوہ میں ربوہ کے مکین سڑکوں پر چلنے والے بھی ہیں۔ اس لئے ساتھ ہی مَیں نے یہ بھی کہا ہے کہ کبھی بھی کسی احمدی کو گندے کپڑوں میں اور غلیظ ہیئت کذائی میں سامنے نہیں آنا چاہیئے۔ اب ربوہ میں بڑی کثرت سے لوگ باہر سے آرہے ہیں اور ان میں سے بہت سے بعد میں احمدی بھی ہو جاتے ہیں تو اُن کا حلیہ بدل جاتا ہے صفائی کے لحاظ سے نظر پہچان لیتی ہے کہ ان کے اندر ایک تبدیلی پیدا ہوگئی ہے۔ ان میں ظاہری صفائی آجاتی ہے غلاظت کوئی نہیں رہتی۔ پس احباب جماعت سے مَیں یہ کہتا ہوں کہ وہ صاف ستھرے جسم صاف ستھرے کپڑے اور صاف ستھرے خیالات رکھیں اور پاکیزہ اور حسین عمل کی راہوں کو اختیار کریں اور خدا کی رضا کو حاصل کرنے کی کوشش کریں اور بہت

دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس اجتماع پر یعنی جلسہ سالانہ پر اُن اعمال کے بجا لانے کی توفیق عطا کرے جن کی وجہ سے ہماری ذمّہ داریاں ادا ہو جائیں۔ اگر آپ سوچیں تو ہماری بڑی ذمّہ داریاں ہیں لیکن میں اس لمبی تفصیل میں اس لئے نہیں جا سکتا کہ میں اس وقت بھی کمزوری محسوس کر رہا ہوں۔ انفلوئنزا اپنے پیچھے بہت کمزوری چھوڑ جاتا ہے لیکن کئی دفعہ پہلے کہا جا چکا ہے، میں نے بھی کہا ہے، میرے بزرگوں نے بھی آپ کو ان باتوں کے متعلق کہا۔ زندگی رہی اور خدا نے توفیق دی تو مَیں بھی پھر آپ کو انشاء اللہ تفصیل سے بھی بتاؤں گا لیکن مختصراً یہ کہ خدا تعالیٰ سے دعا مانگو کہ ایسے اعمال کی توفیق ملے کہ وہ آپ سے خوش ہو جائے اور اس لئے بھی خوش ہو کہ خدا تعالیٰ اہلِ ربوہ سے جلسہ سالانہ کے موقع پر جس قسم کے عمل کی توقع رکھتا ہے اور جس حُسنِ معاملہ کا وہ حکم دیتا ہے اس کے مطابق خدا کرے آپ کی زندگی کے یہ دن بھی دعاؤں سے معمور گزریں۔ خدا تعالیٰ کی رحمتوں سے آپ کی جھولیاں بھری رہیں اور ظاہری طور پر بھی ربوہ کو صاف کر دیں۔ اس کے لئے یہاں کی جو مجلس عمومی ہے اُن کو ہدایت کرتا ہوں کہ وہ اس طرف توجہ کریں اور نوجوان بچے اور بڑے سب کو اکٹھے کر کے وقارِ عمل کروائیں۔ چھوٹے چھوٹے گروپس میں بھی اور بڑے بڑے گروپس میں بھی، جہاں بھی ضرورت ہو اس کے مطابق وقارِ عمل کروائیں۔ ربوہ کی بہر حال صفائی ہونی چاہیئے۔

ہماری دُعا ہے اللہ تعالیٰ ہمیشہ ہی ہمیں اس بات کی توفیق دے کہ ہم کبھی بھی اپنے آپ کو بزرگ اور متقی اور پرہیز گار نہ سمجھیں اور نہ اس کا اعلان کریں۔

(روزنامہ الفضل ربوہ ۱۵؍جنوری ۱۹۷۷ء صفحہ ۲ تا ۴)

۞۞۞